

## 219157-پانی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استجہ کیسے کیا کرتے تھے؟

### سوال

میں یہ جانتا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ساتھ استجہ کرتے ہوئے کیا طریقہ کارپنا تھے تھے، خصوصاً پیشاب کرنے کے بعد کیا طریقہ ہوتا تھا؟ کیا احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی امہلیتے تھے یا ہاتھ میں پانی لے کر صفائی کرتے تھے، صحیح طریقہ کارکیا ہے؟ اور کتنی مقدار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کرتے تھے، پھر استجہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کیسے دھوتے تھے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اسراف اور فضول خرچی سے روکا کرتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم و منوار غسل کرتے ہوئے بھی پانی میانہ روی سے استعمال کرتے تھے، پانی خالع نہیں کرتے تھے، حتیٰ کہ احادیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک میڈپانی سے بھی وضو کریا کرتے تھے، جیسے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم : (325) میں مقتول ہے۔

ایک میڈپانی : معتدل قامت والے انسان کے دونوں ہاتھوں میں آنے والے پانی کی مقدار کو نہ کہتے ہیں۔

تو اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم استجہ کرتے ہوئے بھی اسراف سے کام نہیں لیتے تھے، چنانچہ جتنی ضرورت ہوتی اتنا ہی پانی استعمال کرتے تھے، لہذا استجہ کے لیے اتنی مقدار میں پانی استعمال کرتے جس سے نجاست زائل ہو جاتی تھی۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (171285) کا جواب ملاحظہ کریں۔

#### دوم :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت استجہ، یا گندگی یا کوئی بھی ناگوارچیز زائل کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ یہ کام صرف بائیں ہاتھ سے کرتے تھے، جیسے کہ سنن ابو داود : (33) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردی ہے کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیاں ہاتھ طہارت اور کھانے کے لیے استعمال ہوتا تھا، اور بایاں ہاتھ بیت اخلا اور دیگر ناگوارچیزوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔" اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں صحیح فرار دیا ہے۔

اسی طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ : "انوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی کریا، اور دونوں ہاتھوں کو 2، 2 بار یا 3 بار دھویا، اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور پھر اپنا عضو خاص دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ زین پر رگڑا" ایک روایت کے الفاظ میں ہے کہ : "اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پر یادیو اور پر رگڑا"

چنانچہ اگر ایسا کرنا ممکن ہو کہ دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے جسم دھوئے تو ایسا ہی کرے۔

سیدنا نسیم بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قضاۓ حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک رٹکا ہر حضرت کے چھوٹے برتن میں پانی لاتے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے استبخار کرتے تھے۔"

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر پانی چھڑے کے چھوٹے برتن وغیرہ میں ہو تو برتن سے براہ راست شر مکاہ پر پانی ڈالا جاسکتا ہے۔" ختم شد

"فتح الباري" از: ابن رجب (1/276)

سوم :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاسے باہر نکلتے تو زمین پر ہاتھ رکھتے، جیسے کہ پہلے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ: "پھر اپنا عضو خاص دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا" ۱۰

اور سنن نسائی: (50) میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ فرمایا، توجہ استجفا سے فارغ ہوئے پھر اپنا ہاتھ زمین پر گڑا" اس حدیث کو صحیح نسائی میں البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل واضح اور سمجھ میں آنے والا ہے کہ آپ نے یہ اس لیے کیا کہ اگر استخراج کرنے سے ممکنہ طور پر گندگی وغیرہ ہاتھ کو لگی رہ گئی ہے تو وہ بھی زائل ہو جائے اور اگر ہاتھ سے بو آرہی ہے تو وہ بھی ختم ہو جائے؛ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر امام مسیحی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر عنوان قائم کیا ہے کہ: "ہاتھوں کو مزید صاف کرنے کے لیے مٹی سے صاف کرنے کا باب۔" ختم شد

صاحب "عون المعبود" (44/1) لکھتے ہیں کہ :

"اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل اس لیے کیا کہ [اگر] شر مگاہ دھونے کے بعد بھی کوئی ناگوار بواہ تھے میں باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی زائل ہو جائے۔"

چنانچہ آج کل اگر کوئی شخص بیت الخلاء سے فراغت کے بعد صابن وغیرہ استعمال کرے اور اس سے ناگوار اثرات بھی ختم ہو جائیں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ہاتھوں کو زمین پر رکھ دیا ہے، بلکہ صابن استعمال کرنے سے اس کا ہاتھ زیادہ صاف ہو گا۔

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"پانی سے استینکر نے والے کے لیے منتخب ہے کہ جب استینکر سے فارغ ہوتا ہے تو ہاتھ مٹی پا اشنان بوٹی سے دھونے، پامٹی پا دیوار پر ہاتھ رکھ لے تاکہ ہاتھ اچھی طرح صاف ہو جائے۔"

## ختم شد

"شرح مسلم" (3/231)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد پھر ویسے ہی وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، چنانچہ یہ دو نوں ہاتھوں کو پر تن میں داخل کرنے سے یہی دھوتے۔

جیسے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ : "مجھے میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کی غرض سے پانی رکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ 2، 2 یا 3 بار دھوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنی شر مگاہ پر پانی ڈالا، اور بائیں ہاتھ سے شر مگاہ کو اچھی طرح دھویا، پھر آپ نے اپنا بیاں ہاتھ زمین پر مارا اور اچھی طرح سے رگڑا، پھر بالکل اسی طرح وضو کیا جیسے نماز کے لیے کرتے ہیں، اور پھر آپ نے اپنے سر پر تین چلوایک ہاتھ سے بھر بھر کر ڈالے، پھر آپ نے اپنا سارا جسم دھویا، اور اپنے غسل کی بجلد سے ہٹ کر دونوں پاؤں بھی دھوئے۔"

صحیح مسلم کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ : "تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہاتھیاں 2، 2 بار یا 3 بار دھوئیں، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا۔" ختم شد

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (2532) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم